S-2002-1-550-555

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ضمنی 1 ایس سی آر

منوسویمی اور دیگران
بنام۔
اسٹیٹ آف تمل ناڈو

14 اگست 2002'

این سنتوش ہیگڑے اور بششور پرساد سنگھ، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860:

دفعات 302/109 اور 341- قتل اور اس کی ترغیب- نیچے کی عدالتوں کے ذریعے اثباتِ جُرم- عرضی کہ دو ملزموں کو مقتلِ عمد نہیں ٹھہرایا جاسکتا کیونکہ چوٹ صرف تیسرے ملزم کی وجہ سے ہوئی تھی- اپیل پر، قرار دیا گیا- مقدمے کے حقائق اور حالات میں، تیسرے ملزم کے عمل کو اس کا انفرادی عمل نہیں کہا جاسکتا- اس لیے دوسرے دو ملزم بھی قتلِ عمد کے مقتلِ عمد ہیں- یہ سازش کے ذریعے حوصلہ افزائی کا معاملہ ہے جس میں تمام سازش کرنے والوں نے منصوبے پر عمل درآمد میں حصہ لیا۔

دفعہ 302 اور 304- قتلِ عمد- درج ذیل عدالتوں کے ذریعے دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم- دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم کو تبدیل کرنے کی درخواست- منعقد، متوفی کو اہم اعضاء پر شدید نوعیت کے زخم- واقعہ فوری طور پر ثابت نہیں ہوا- اس لیے دفعہ 304 کے تحت اثباتِ جُرم کو اثباتِ جُرم میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

اپیل گزاروں پر متوفی کی موت کا سبب بننے کے لیے آئی پی سی کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 341، 302 کے تحت جرائم کا ارتکاب کرنے کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کا معاملہ یہ تھا کہ اپیل کنندہ نمبر 2 اور 3 متوفی کے پیچھے جائے وقوعہ پر گئے جہاں اپیل کنندہ نمبر 1 پہلے ہی انتظار کر رہا تھا۔ تینوں نے متوفی کا پیچھا کیا اور اسے قابو کر لیا۔ جب کہ اپیل کنندہ 1 اور 2 نے ایک متوفی کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، اپیل کنندہ نمبر 3 نے اپیل کنندہ نمبر 1 کی ترغیب پر اسے چھرا گھونپ دیا۔ ڈاکٹر کے شواہد کے مطابق، متوفی کی موت اہم اعضاء پر چوٹ لگنے سے ہوئی۔ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی اپیل گزاروں کو الزام عائد کیے گئے جرائم کا مجرم قرار دیا۔

اس عدالت میں اپیل میں اپیل کنندگان نے دعویٰ کیا کہ اپیل کنندگان نمبر 1 اور 2 کو آئی پی سی کی دفعات 302/109 کے تحت جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا کیونکہ متوفی کو صرف اپیل کنندہ نمبر 3 نے چھرا گھونپا تھا۔ اور یہ کہ اپیل کنندہ نمبر 3 کو بھی صرف آئی پی سی کی دفعہ 304 کے تحت سزا دی جاسکتی ہے کیونکہ اس کا متوفی کو مارنے کا ارادہ نہیں تھا، چھرا جو چھرا گھونپنے کے

لیے استعمال کیا گیا تھا وہ صرف قلم کی طرح چاقو گھونپا تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1 . اپیل کنندہ نمبر 3 آئی پی سی کی دفعہ 303 کے تحت جرم کا مجرم ہے۔ اس کے مقدمے کو کسی بھی استثناء کے تحت لانا اور آئی پی سی کی دفعہ 304 کے تحت اس کی اثباتِ جُرم اور سزا ریکارڈ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ زخموں کی نوعیت اور ان کے مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہوگا کہ جس شخص نے متوفی پر چاقو سے حملہ کیا اس کا ارادہ متوفی کی موت کا سبب بننے کا نہیں تھا۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں اپیل گزار غلطی سے متوفی سے ملے جس کے ساتھ ان کی کسی طرح کی دشمنی تھی، اور اس وقت جب حملہ ہوا تھا۔ (554-ایف؛ 554-بی؛ 553-ایف)

2. اپیل کنندگان 1 اور 2 کو آئی پی سی کی دفعہ 302/109 کے تحت جرم کا صحیح طور پر مجرم پایا گیا ہے۔ شواہد اس بات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتے کہ اپیل کنندگان نے متوفی کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اور اس کے مطابق اپیل کنندہ نمبر 1 موقع پر انتظار کر رہے تھے جب کہ اپیل کنندگان 2 اور 3 نے اپنی سائیکل پر متوفی کا پیچھا کیا۔ ان سب نے متوفی کا پیچھا کیا۔ اپیل نمبر 1 کے حکم پر، اپیل کنندہ نمبر 1 اور 2 کے ذریعہ اس پر حد سے زیادہ طاقت ڈالنے کے بعد، اپیل کنندہ نمبر 3 نے اسے چھرا گھونپ دیا۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ نمبر 3 کا عمل محض اس کا انفرادی عمل تھا، اور اپیل کنندگان 1 اور 2 کو آئی پی سی کی دفعہ 302/109 کے تحت جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ پائے جانے والے حقائق کے مطابق یہ سازش کے ذریعے اکسانے کا معاملہ ہے جس میں تمام سازشی موجود تھے اور جب منصوبے پر عمل درآمد کیا گیا تو انہوں نے فعال طور پر حصہ لیا۔ اپیل کنندگان منصوبہ بند طریقے سے جائے وقوع پر پہنچے۔ حقائق واضح طور پر اپیل گزاروں کے منتخب کردہ مقام پر متوفی پر حملہ کرنے کے پہلے سے طے شدہ منصوبے کا انکشاف کرتے ہیں۔ (554-جی، ایچ؛ 555-اے؛ 554-بی-سی-ڈی)

3. کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1 نے اپنے بیٹے کو متوفی کو چھرا گھونپنے کی ترغیب دی تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بیٹے کے پاس چاقو یا کوئی ایسا ہتھیار تھا، ورنہ لفظ 'چھرا گھونپنے' کا استعمال اپیل کنندہ نمبر 1 کے ذریعے نہیں کیا جاتا۔ ہوسکتا ہے اس نے صرف اپنے بیٹے کو متوفی پر حملہ کرنے کی ترغیب دی ہو۔ یہ خود اس حقیقت کا واضح اشارہ ہے کہ ملزم نمبر 1، والد کو معلوم تھا کہ اس کے بیٹے کے پاس چاقو تھا۔ (554-ای)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 2001 کی فوجداری اپیل نمبر 988۔

فوجداری 1990 کے .A نمبر 293 میں چنئی عدالت عالیہ کے 22.9.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔۔

اپیل گزاروں کی طرف سے آر سندر وردھن، رمیش این کیسوانی، رام لال رائے اور شیو کمارن۔

جواب دہندہ کی طرف سے آر وینکٹا رامانی، محترمہ ریوتی راگھون اور محترمہ شوتا گرگ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بشوشور پرساد سنگھ، جسٹس: یہ اپیل مدراس عدالت عالیہ کے 21 ستمبر 2002 کے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جو فوجداری اپیل نمبر 293 آف 1990 میں دائر کی گئی تھی، جس میں درخواست گزاروں نے سیشن جج کے 3

اگست 1990 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل کی تھی، جس میں درخواست گزار نمبر 1 اور 2 کو دفعہ 341، 302/109 آئی پی سی کے تحت جرم کا مرتکب پایا گیا اور درخواست گزار نمبر 3 کو دفعہ 341 اور 302 آئی پی سی کے تحت جرم کا مرتکب پایا گیا۔ درخواست گزاروں کو دفعہ 341 آئی پی سی کے تحت 6 ماہ قید بامشقت اور دفعہ 302/109 اور 302 آئی پی سی کے تحت عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ عدالت عالیہ نے اپنے متنازعہ فیصلے اور حکم میں اپیل کو مسترد کر دیا اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور حکم کی توثیق کی۔

خصوصی اجازت اس سوال تک محدود دی گئی تھی کہ آیا ثابت ہونے والا جرم آئی پی سی کی دفعات 304 کے تحت آتا ہے اور کیا آئی پی سی کی دفعات 302,302/109 کے تحت اثباتِ جُرم اور سزا میں ترمیم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ نمبر 1 منوسامی اپیل کنندگان 2 اور 3 کے والد ہیں، یعنی کماریسن اور سیلوم۔ استغاثہ کا معاملہ یہ ہے کہ 28 اپریل 1989 کو تقریباً 3 بجے جب پی ڈبلیو 3 ادھیمولم بیڑی کے پتے سکھا رہے تھے، اپیل کنندہ نمبر 1 تقریباً 4 بجے آیا اور سڑک کے کنارے انتظار کیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد متوفی روی سائیکل پر آیا۔ اس کے بعد اپیل 2 اور 3 آئے جو بھی اس کے پیچھے جائے وقوع پر پہنچے۔ اپیل کنندہ نمبر 1 نے متوفی کو روکا جبکہ پیچھے سے آنے والے اپیل کنندہ 2 اور 3 نے اپنی سائیکل کو متوفی کی سائیکل سے ٹکرا دیا۔ متوفی اپنی سائیکل چھوڑ کر اپیل گزاروں کے پیچھا میں بھاگنے لگا۔ بالآخر ملزم نے اس پر قابو پا لیا اور جب اپیل نمبر 1 نے متوفی کا دایاں ہاتھ پکڑا تو ملزم نمبر 2 نے متوفی کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا۔ اپیل کنندہ نمبر 1 نے حکم دیا کہ متوفی کو چھرا گھونپا جائے اور فوری طور پر اپیل کنندہ نمبر 3 نے اپنے کولہے سے نوکیلا چاقو نکالا اور متوفی کے سینے کے دائیں جانب چھرا گھونپا۔ انہوں نے متوفی کو گھسیٹ کر سڑک کے قریب لیٹ دیا۔ اس واقعے کا مشاہدہ روی، پی ڈبلیو 4 نے بھی کیا۔ جو جائے وقوعہ کے قریب اپنے مویشیوں کو چرا رہا تھا۔ انہوں نے معاملے کی اطلاع متوفی کے والد کو دی جو تھانے گئے اور شکایت درج کرائی۔ تفتیش کے بعد، اپیل گزاروں کو مقدمے کی سماعت کے لیے پیش کیا گیا اور بالآخران جرائم کا مجرم پایا گیا جیسا کہ پہلے دیکھا گیا تھا۔

ریکارڈ پر موجود طبی شواہد سے متوفی کے جسم پر درج ذیل زخموں کا انکشاف ہوا:-

1. دائیں نپل کی سطح پر سینے کے اندرونی پہلو (R) کے اوپر 8 سینٹی میٹر 3x سینٹی میٹر کا ایک کٹا ہوا زخم جس کے نیچے پٹھوں اور پسلی (چوتھا) کو بے نقاب کیا جاتا ہے۔

(2) ایک زخم دار زخم 3 سینٹی میٹر 2x سینٹی میٹر x ہڈی کی گہرائی جو پیریٹل خطے کے (R) طرف دیکھا جاتا ہے۔

(3) (R) ٹانگ پر 3 سینٹی میٹر x 2 سینٹی میٹر کا رگڑ نظر آتا ہے۔

(4) (R) کولہے کے حصے پر 4 سینٹی میٹر 3x سینٹی میٹر کا رگڑ نظر آتا ہے۔

اندرونی جانچ پر: تھوراکس: ایک کٹا ہوا زخم 6 سینٹی میٹر x 2 سینٹی میٹر x پھیپھڑے کے نیچے پھیپھڑوں کے پچھلے حصے پر (R) تھرواسک کیوٹی میں 1200 ملی لیٹر خون آلود سیال کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ پھیپھڑے دائیں پھیپھڑے 510 گرام وزنی۔ دائیں پھیپھڑے کے اوپری حصے کے طبی پہلو کے کنارے پر سانس میں 2 سینٹی میٹر کا کٹا ہوا زخم۔ سی/ ایس۔ عام ظاہری شکل اور پیلا۔ بائیں پھیپھڑے: 500 گرام وزنی سی/ ایس۔ عام ظاہری شکل اور پیلا۔

دل 340 گرام وزنی آورٹا کے اگلے حصے پر بڑی شریانیں سینٹی میٹر x سینٹی میٹر سوراخ شدہ ہوتی ہیں جیسے کہ آورٹا کی جڑ پر خون کے جمنے کے ساتھ زخم نظر آتا ہے۔ آورٹا کے دباؤ پر۔"

پی ڈبلیو 2 کے مطابق، متوفی کے جسم کا پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر کے مطابق، متوفی کی موت اہم اعضاء پر چوٹ لگنے کی وجہ سے صدمے اور خون بہنے سے ہوئی۔ استغاثہ کا معاملہ یہ بھی ہے کہ متوفی کی موت تقریباً فوری طور پر ہوئی۔

ہم نے ریکارڈ پر موجود شواہد کو احتیاط سے دیکھا ہے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں اپیل گزار غلطی سے متوفی سے ملے جس کے ساتھ ان کی کسی طرح کی دشمنی تھی، اور اس لمحے ہی حملہ ہوا تھا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ نمبر 1 نے محض متوفی کا ہاتھ پکڑا تھا اور اپیل کنندہ نمبر 2 نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ یہ صرف اپیل کنندہ نمبر 3 تھا جس نے متوفی کو چھرا گھونپا تھا۔ فاضل وکیل کے مطابق، اپیل کنندہ 1 اور 2 کو صرف آئی پی سی کی دفعہ 341 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ اپیل کنندہ نمبر 3 کو آئی پی سی کی دفعہ 304 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کرنے والا کہا جا سکتا ہے۔ ان کا کبھی متوفی کا قتلِ عمد کرنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ اپیل کنندہ نمبر 3 کے ذریعے استعمال کیا گیا چاقو صرف نوکیلا چاقو تھا۔ تاہم، فاجل وکیل اس حقیقت کی تردید نہیں کر سکے کہ چاقو میں اتنا لمبا بلیڈ تھا کہ وہ پائے جانے والے قدرتی زخموں کا سبب بن سکتا تھا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دو کھرچنے کے علاوہ سینے پر ایک کٹا ہوا زخم اور پیریٹل علاقے کے دائیں جانب ایک زخم بھی تھا۔

زخموں کی نوعیت اور ان کے مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس عرض کو قبول کرنا مشکل ہوگا کہ جس شخص نے متوفی پر چاقو سے حملہ کیا اس کا ارادہ متوفی کی موت کا سبب بننے کا نہیں تھا۔

اپیل گزار منصوبہ بند طریقے سے جائے وقوع پر پہنچے۔ ثبوت واضح ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1 پہلے آیا اور راستے کے اطراف میں انتظار کیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ 2 اور 3 سائیکل پر متوفی کا قریب سے تعاقب کرتے ہوئے آئے۔ اپیل کنندہ نمبر 1 نے متوفی کو روکا اور اپیل کنندہ نمبر 2 اور 3 نے اس بات کو یقینی بنایا کہ متوفی ان کی سائیکل کو اپنی سائیکل سے ٹکر مار کر فرار نہ ہو جس کے نتیجے میں متوفی کو اپنی سائیکل چھوڑ کر اپنی جان بچانے کے لیے بھاگنا پڑا۔ اس کے بعد بھی انہوں نے اس کا پیچھا کیا اور جب اپیل کنندہ 1 اور 2 نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تو اپیل کنندہ نمبر 3 نے اسے چاقو سے وار کر دیا۔ یہ حقائق واضح طور پر اپیل گزاروں کی طرف سے منتخب کردہ جگہ پر متوفی پر حملہ کرنے کے پہلے سے طے شدہ منصوبے کا انکشاف کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1 نے اپنے بیٹے کو متوفی کو چھرا گھونپنے کی ترغیب دی تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بیٹے کے پاس چاقو یا کوئی ایسا ہتھیار ہے، ورنہ اپیل کنندہ نمبر 1 کے ذریعے 'چھرا گھونپنے' کے الفاظ استعمال نہ ہوتے۔ ہو سکتا ہے اس نے صرف اپنے بیٹے کو متوفی پر حملہ کرنے کی ترغیب دی ہو۔ یہ خود اس حقیقت کا واضح اشارہ ہے کہ ملزم نمبر 1، والد کو معلوم تھا کہ اس کے بیٹے کے پاس چاقو تھا۔

مقدمے کے حقائق اور حالات میں ہم مطمئن ہیں کہ جہاں تک اپیل کنندہ نمبر 3 کا تعلق ہے، وہ آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کا مجرم ہے۔ اس کے مقدمے کو کسی بھی استثناء کے تحت لانا اور آئی پی سی کی دفعہ 304 کے تحت اس کی اثباتِ جُرم

اور سزا ریکارڈ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

جہاں تک اپیل کنندہ 1 اور 2 کا تعلق ہے، انہیں بھی آئی پی سی کی دفعہ 302/109 کے تحت جرم کا صحیح طور پر مجرم پایا گیا ہے۔ شواہد اس بات میں کوئی شک نہیں چھوڑتے کہ اپیل گزاروں نے متوفی کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اور اس کے مطابق اپیل کنندہ نمبر 1 نے موقع پر انتظار کیا جب کہ اپیل کنندہ 2 اور 3 نے اپنی سائیکل پر متوفی کا پیچھا کیا۔ ان سب نے متوفی کا پیچھا کیا۔ اپیل کنندہ نمبر 1 کے حکم پر، اپیل کنندہ نمبر 1 اور 2 کے ذریعے اس پر قابو پانے کے بعد، اپیل کنندہ نمبر 3 نے اسے چھرا گھونپ دیا۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ نمبر 3 کا عمل محض اس کا انفرادی عمل تھا، اور اپیل کنندگان 1 اور 2 کو آئی پی سی کی دفعہ 302/109 کے تحت جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ پائے جانے والے حقائق کے مطابق یہ سازش کے ذریعے اکسانے کا معاملہ ہے جس میں تمام سازشی موجود تھے اور جب منصوبے پر عمل درآمد کیا گیا تو انہوں نے فعال طور پر حصہ لیا۔

اس لیے ہمیں اس اپیل میں کوئی دلیل نہیں ملتی اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

کے۔کے۔ٹی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document